احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 19 جولائی 2003ء 18 جمادی الاول 1424 ہجری - 19 وفا 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 161

آخر پر جدائی

آنحضرت ﷺ کا جسد مبارک کئی صحابہؓ نے قبر میں اتارا۔ قبر سے باہر نکلتے ہوئے حضرت مغیرہؓ نے اپنی انگوٹھی قبر میں گرادی اور پھر صحابہؓ کی اجازت سے اسے اٹھانے کیلئے قبر میں گئے۔ اور رسول اللہؐ کے مقدس قدموں کو مس کیا۔ وہ صحابہ سے فرماتے تھے کہ میں تم سب سے آخر پر رسول کریمؐ سے جدا ہوا ہوں

(طبقات ابن سعد جلد 2 ص 302)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

قادیان میں ایک صاحب محمد عبداللہ ہوتے تھے جنہیں لوگ پروفیسر کہہ کر پکارتے تھے۔ وہ زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے لیکن بہت مخلص تھے مگر جوش اور غصے میں بعض اوقات اپنا توازن کھو بیٹھتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کی مجلس میں کسی نے بیان کیا کہ فلاں مخالف نے حضور کے متعلق فلاں جگہ بڑی سخت زبانی سے کام لیا ہے اور حضور کو گالیاں دی ہیں۔ پروفیسر صاحب طیش میں آ کر بولے کہ اگر میں ہوتا تو اس کا سر پھوڑ دیتا۔ حضرت مسیح موعود نے بے ساختہ فرمایا ''نہیں نہیں۔ ایسا نہیں چاہئے۔ ہماری تعلیم صبر اور نرمی کی ہے۔'' پروفیسر صاحب اس وقت غصے میں آپے سے باہر ہو رہے تھے۔ جوش کے ساتھ بولے واہ صاحب واہ! یہ کیا بات ہے۔ آپ کے پیر (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو کوئی برا بھلا کہے تو آپ فوراً مباہلہ کے ذریعہ اسے جہنم تک پہنچانے کو تیار ہو جاتے ہیں مگر ہمیں یہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص آپ کو ہمارے سامنے گالی دے تو ہم صبر کریں!! پروفیسر صاحب کی یہ غلطی تھی۔ حضرت مسیح موعود سے بڑھ کر صبر کس نے کیا ہے؟ اور کس نے کرنا ہے؟ مگر اس چھوٹے سے واقعہ میں عشق رسول اور غیرت ناموس رسول کی وہ جھلک نظر آتی ہے جس کی مثال کم ملے گی۔ (سیرۃ طیبہ ص 29)

خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود کے سب سے بڑے لڑکے تھے جو ڈپٹی کمشنر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے اور دنیا کا بڑا وسیع تجربہ رکھتے تھے۔ وہ حضرت مسیح موعود کی زندگی بھر حضور کی بیعت میں داخل نہیں ہوئے گو بعد میں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانہ میں بیعت کرلی۔ بہرحال خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب کے غیر احمدی ہونے کے زمانہ کی بات ہے کہ ایک دفعہ انہوں نے فرمایا ''ایک بات میں نے والد صاحب (یعنی حضرت مسیح موعود) میں خاص طور پر دیکھی ہے وہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف والد صاحب ذرا سی بات بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے خلاف ذرا سی بات بھی کہتا تھا تو والد صاحب کا چہرہ سرخ ہو جاتا تھا اور غصے سے آنکھیں متغیر ہونے لگتی تھیں اور فوراً ایسی مجلس سے اٹھ کر چلے جاتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو والد صاحب کو عشق تھا ایسا عشق میں نے کسی شخص میں نہیں دیکھا اور مرزا سلطان احمد صاحب نے اس بات کو بار بار دہرایا۔ (سیرۃ طیبہ ص 33)

دسویں سالانہ علمی مقابلہ جات

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کے دسویں سالانہ مقابلہ جات مورخہ 13 تا 15 جولائی 2003ء ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوئے ان مقابلہ جات کا افتتاح 13 جولائی بروز اتوار رات 8:00 بجے مکرم مرزا عبدالصمد احمد صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز نے کیا امسال خدا کے فضل سے 17 علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے جن میں 7 مقابلہ جات میں معیار کبیر اور معیار صغیر کے الگ الگ مقابلہ جات بھی شامل تھے۔ ان مقابلہ جات میں مقابلہ تلاوت، نظم، تقریر اردو، تقریر فی البدیہہ اردو، تقریر انگریزی، ندائے دینی معلومات، مضمون نویسی، مشاہدہ و معائنہ، بیت بازی، مطالعہ کتب، خطبات امام، پیغام رسانی، حفظ ادعیہ، کمپیوٹر پروگرامنگ اور مقابلہ وقف نو شامل تھے۔ تمام مقابلہ جات انتہائی نظم و ضبط اور باہمی محبت و یگانگت کے ماحول میں انجام پائے۔ جن میں 43 اضلاع کے 668 اطفال اور 187 زائرین نے شمولیت اختیار کی۔ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے، تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم ثاقب کامران صاحب منتظم اعلیٰ علمی مقابلہ جات نے اختتامی رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مکرم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے اور اپنی قیمتی نصائح سے نوازا اور اختتامی دعا کروائی۔ نماز ظہر و عصر کے بعد جملہ شرکاء کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اطفال کو علمی و روحانی ترقیات عطا فرمائے۔

بیوت الحمد سکیم کے سو کوارٹرز

مورخہ 17 جولائی 03ء کے الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی مالی تحریکات کے بارے میں بیوت الحمد کے 80 کوارٹرز کی تعمیر کا تذکرہ ہوا ہے محترم صدر صاحب بیوت الحمد سوسائٹی نے تحریر کیا ہے کہ اس سکیم کے 100 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ حضور نے جماعت سے 100 کوارٹرز تعمیر کرنے کا وعدہ فرمایا تھا تا کہ صد سالہ جشن تشکر کے ساتھ مطابقت ہو جائے اور اللہ کا شکر ہے کہ حضور کی زندگی میں ہی ایک صد کوارٹرز کی تعمیر مکمل ہو چکی تھی۔

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

(4)

1994ء

27 مئی تا 5 جون	مالاگا سپین کے بک فیئر میں جماعت کا سٹال۔
29 تا 31 مئی	ملائشیا کا جلسہ سالانہ۔
3 تا 5 جون	خدام الاحمدیہ ہالینڈ کا نواں سالانہ اجتماع۔
6 جون	حضور نے شہد پر منظم تحقیق کا ارشاد فرمایا۔
11 تا 13 جون	گوئٹے مالا کا 5 واں جلسہ سالانہ آخری دن مذہبی رواداری کے موضوع پر سیمینار منعقد ہوا۔
18 جون	حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں ناظر تعلیم مقرر ہوئے۔
21 جون	حضرت مولوی محمد حسین صاحب (سبز پگڑی والے) رفیق حضرت مسیح موعود کا انتقال بعمر 101 سال۔
23 جون تا 6 جولائی	حضور کا دورہ کینیڈا۔
24 جون	سکنڈے نیوین ممالک کی تینوں ذیلی تنظیموں کے اجتماعات سویڈن میں۔
24 تا 26 جون	کینیڈا کا 18 واں جلسہ سالانہ۔ حضور کے خطابات
29 جون	بھکر میں ایک احمدی کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا۔
16،17 جولائی	لجنہ اور ناصرات جرمنی کا سالانہ اجتماع۔
21 جولائی	مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت مرکز عطیہ خون کے افتتاح کی تقریب منعقد ہوئی۔
22 جولائی	حضور نے اہل روانڈا کی امداد کے لئے مالی تحریکات کا اعلان فرمایا اور اپنی طرف سے ایک ہزار پونڈ پیش فرمائے۔
27 جولائی	چار اسیران راہ مولیٰ ساہیوال رانا نعیم الدین صاحب، عبدالقدیر صاحب، محمد حاذق رفیق صاحب، محمد نثار صاحب کے لندن پہنچنے پر حضور کی طرف سے شاندار استقبال۔ حضور نے اس موقع پر تقریب سے خطاب فرمایا۔ محمد الیاس منیر صاحب بعد میں جرمنی پہنچے۔
28 جولائی	جلسہ برطانیہ سے قبل انٹرنیشنل دعوت الی اللہ سیمینار۔
29 تا 31 جولائی	برطانیہ کا 29 واں جلسہ سالانہ حاضری 11 ہزار تھی۔ حضور نے افتتاحی خطاب میں بتایا کہ 122 احمدیوں کے خلاف توہین رسالت کے مقدمات درج کئے گئے ہیں۔

دوسرے دن عورتوں سے خطاب میں حضور نے احمدی خواتین کے صبر و استقامت کے واقعات بیان فرمائے۔

دوسرے دن جماعتی ترقیات کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ 142 ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔ 7 نئے ممالک یہ ہیں۔ البانیہ، رومانیہ، بلغاریہ، چاڈ، کیپ وردے، قازقستان اور نوفرآئی لینڈ۔ اس سال 26 ہزار یورپین بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے۔

امسال 608 نئی بیوت الذکر تعمیر ہوئیں اور 1463 ائمہ سمیت ملیں۔ کل 208 مشن ہاؤسز ہیں۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 263)

شہزادۂ امن فقر کے لباس میں

سیدنا مصلح موعود نے فرمایا:۔

''حضرت مسیح موعود کے متعلق آپ کے والد صاحب کو خیال تھا کہ گزارہ کس طرح چلے گا نہ تو یہ جائیداد کا انتظام کر سکتے ہیں۔ قریب کے گاؤں کا ایک سکھ تھا اس کے دو بیٹے دادا صاحب کے پاس آیا کرتے تھے۔ ان میں سے ایک نے مجھے سنایا کہ بڑے مرزا صاحب نے ایک دفعہ مجھے کہا کہ تم جاؤ غلام احمد تمہاری عمر کا ہے اسے سمجھاؤ کہ اگر وہ جائیداد کا انتظام نہیں کر سکتا تو اسے ملازم کرا دوں میں نے جا کر کہا آپ کے والد صاحب ناراض ہو رہے ہیں کہ آپ کوئی کام نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کیا بھائی کے ٹکڑوں پر پڑے رہو گے اگر کہو تو ملازم کرا دیں۔ حضرت مسیح موعود نے سن کر فرمایا والد صاحب تو یونہی فکر کرتے ہیں انہیں **کہہ دو میں نے جس کا نوکر ہونا تھا ہو گیا ہوں** باوجودیکہ دادا صاحب دنیادار آدمی تھے اس سکھ کا بیان ہے کہ جب میں نے انہیں جا کر کہا کہ وہ تو یہ کہتے ہیں۔ تو خاموش ہو گئے اور پھر کہا اگر اس نے یہ کہا ہے تو سچ کہتا ہے وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا''

(فرمودہ 27 دسمبر 1934ء۔ انوار العلوم جلد 13 صفحہ 512 ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن)

اللہ کے پیاروں کا استقبال پتھروں سے

حضرت مصلح موعود کی زبان مبارک سے بعض ناقابل فراموش واقعات کا تذکرہ:۔

''میں نے اپنے کانوں سے مخالفین کی گالیاں سنیں اور اپنے سامنے بٹھا کر سنیں مگر باوجود اس کے تہذیب اور متانت کے ساتھ ایسے لوگوں سے باتیں کرتا رہا۔ میں نے پتھر بھی کھائے اس وقت بھی جب حضرت مسیح موعود پر امرتسر میں پتھر پھینکے گئے اس وقت میں بچہ تھا مگر اس وقت بھی خدا تعالیٰ نے مجھے حصہ دے دیا۔ لوگ بڑی کثرت سے اس گاڑی پر پتھر مار رہے تھے جس میں حضرت مسیح موعود بیٹھے تھے۔ میری اس وقت چودہ پندرہ سال کی عمر ہو گی۔ گاڑی کی ایک کھڑکی کھلی تھی میں نے وہ کھڑکی بند کرنے کی کوشش کی لیکن لوگ اس زور سے پتھر مار رہے تھے کہ کھڑکی میرے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور پتھر میرے ہاتھ پر لگے۔ پھر جب سیالکوٹ میں حضرت مسیح موعود پر پتھر پھینکے گئے، اس وقت بھی مجھے لگے۔ پھر جب تھوڑا عرصہ ہوا میں سیالکوٹ گیا تو باوجود اس کے کہ جماعت کے لوگوں نے میرے اردگرد حلقہ بنا لیا تھا، مجھے چار پتھر لگے۔ غرض میں نے مخالفین سے پتھر کھائے ہیں، گالیاں سنی ہیں اور اشتعال انگیزیاں دیکھی ہیں لیکن اف نہیں کی اس لئے نہیں کہ غیرت نہیں آتی، جوش نہیں آتا، غصہ نہیں آتا بلکہ محض اس لئے کہ اس شخص کا ہمیں حکم ہے جسے مخالفین گالیاں دیتے ہیں، جن پر اتہام لگاتے ہیں، جس کی تذلیل کرتے ہیں کہ ہاتھ نہیں اٹھانا۔''

(انوار العلوم جلد 13 صفحہ 508)

تسخیر قلوب عالم کا دلکش منظر

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا ایک مکاشفہ جو آپ کے قلم سے اخبار بدر قادیان 30 جنوری 1913ء صفحہ 16 کالم 1 پر شائع ہوا:۔

''ہمارا سلسلہ حقہ گو ابھی آج ایک چھوٹا سا پودہ معلوم ہوتا ہے مگر ایک دن یہی درخت اتنا پھولے گا کہ کسی وقت ہفت اقلیم کے بادشاہ اس کے سائے کے نیچے بسیرا کریں گے اور وہ وقت دور نہیں بلکہ قریب ہی ہے چنانچہ جب میں 1909ء میں میرٹھ گیا تو وہاں **مجھے بذریعہ ایک مکاشفہ کے دکھایا گیا کہ ستر ھویں صدی ہے اور تمام دنیا میرے سامنے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح ہے اور جدھر میں دیکھتا ہوں ہر طرف مجھے احمدی سلطنتیں اور احمدی بادشاہ ہی نظر آتے ہیں''**

لوائے ما پنہ ہر سعید خواہد خود
ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

سیرت خاتم النبیینؐ 7 ہجری کے واقعات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شاہِ ایران کو تبلیغی خط اور اس کا تحقیقی پہلو

یہود کے اکسانے پر شاہ ایران نے آنحضرتؐ کی گرفتاری کا گستاخانہ حکم جاری کیا

ہادی علی چوہدری صاحب

خسرو شاہِ ایران، کسریٰ کا مارا جانا

شوال ۶ ھ (فروری ۶۲۸ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسریٰ کے نام خط، اس کے ردِّ عمل اور ا ... کے قتل کی تفصیل "سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم" میں درج کرنے کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نے تحریر فرمایا ہے کہ

"کسریٰ والے خط کے متعلق یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جہاں قدیم مؤرخین نے صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ خسرو پرویز نے جو حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یمن کے والی کے نام جاری کیا تھا اس کا سبب وہ خط تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بجھوایا، وہاں بعض جدید محققین نے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خط لکھنے کا واقعہ بعد کا ہے۔ اور خسرو پرویز کا حکم یہودی پراپیگنڈے کی وجہ سے اس سے پہلے جاری ہو چکا تھا۔ دوسرا اختلاف یہ ہے کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تبلیغی خط خسرو پرویز کے نام لکھا گیا تھا یا اس کے بیٹے شیرویہ کے نام؟ میں نے اس جگہ معروف خیال کی اتباع کی ہے یعنی یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط خسرو پرویز کے نام تھا اور اس نے آپؐ کے خلاف احکام جاری کئے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

...... یہ اختلاف بھی ایسا نہیں ہے کہ جو زیادہ اہمیت رکھتا ہو۔ اگر خدا نے چاہا تو بصورتِ ضرورت بعد میں اصلاح کر دی جائے گی۔"

(سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم' جلد اول صفحہ ۸۱۷)

اس اختلاف کی اہمیت اس لحاظ سے تو زیادہ نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کے وارنٹ باپ نے جاری کئے تھے یا بیٹے نے، خط خسرو پرویز کو ملا تھا یا شیرویہ کو، اسے پھاڑنے والا باپ تھا یا بیٹا؟ کیونکہ خسرو پرویز کسریٰ فارس کے قتل، یمن کے والی باذان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے اثر، فارس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کی تجلیات کے مسلسل ظہور اور نتائج کا انحصار ان امور پر نہیں تھا۔ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسریٰ کے قتل کی کشفاً جو خبر دی اس کا انحصار اس گستاخ عمل پر تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کے حکم کی صورت میں صادر ہوا۔ اور کسریٰ کی حکومت کے پاش پاش ہونے کی پیشگوئی کی بناء اس متکبرانہ ردِّ عمل پر تھی جو خط ملنے پر شاہِ فارس سے ظاہر ہوا تھا۔ لیکن اس اختلاف کی اہمیت اس لحاظ سے اپنی جگہ مسلّم ہے کہ اصل تاریخی حقیقت منکشف ہونی ضروری ہے۔ نیز یہ بھی اہم معاملہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کا حکم، آپ کا خط ملنے پر جاری کیا گیا تھا یا اس کے محرکات کچھ اور تھے۔ پس یہ بحث باقی رہ جاتی ہے کہ اگر وہ محرکات کچھ اور تھے تو کیا تھے؟ نیز وہ کس اہمیت کے حامل تھے؟

حضرت مصلح موعود کی تحقیق

اس بارہ میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کی تحقیق ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے تا کہ دونوں آراء بھی سامنے آ جائیں اور یہ بھی اندازہ ہو سکے کہ آنحضرت ﷺ کی گرفتاری کے حکم کے محرکات کیا تھے؟ اور خطۂ عرب پر ان کے کیا اثرات تھے؟ آپ فرماتے ہیں

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ عرصہ قبل یہود کا ایران کے بادشاہ کے ساتھ دوستانہ تعلق قائم ہو گیا تھا۔ چنانچہ ہچنسن ہسٹری آف دی نیشنز اور انسائکلو پیڈیا ببلیکا صفحہ ۲۴۸ پر لکھا ہے کہ نصاریٰ کے ظلم سے تنگ آ کر یہود کا فارس کے بادشاہ کی طرف خاص میلان ہو گیا تھا۔ اُس زمانہ میں دو ہی بڑی حکومتیں تھیں ایک مجوسیوں کی اور ایک مسیحیوں کی۔ مجوسیوں کی حکومت ایران میں تھی اور مسیحیوں کی روما میں۔ چونکہ ایرانیوں کو روما سے دشمنی تھی اور روما والے عیسائی تھے اور یہود کو بھی اُن سے عداوت تھی۔ اور پھر اُن کے ملک میں ان کو تکلیف بھی بہت تھی اس لئے صرف ایک ہی حکومت ایرانیوں کی رہ جاتی تھی جس پر اُن کو کچھ بھروسہ ہو سکتا تھا کہ وہ ان کی طرف توجہ کرے گی اور انہیں مدد دے گی۔ اس لئے یہود کا ایرانیوں سے اور ایرانیوں کا یہود سے تعلق قائم ہو گیا۔ وہاں ان کو رسوخ بھی حاصل تھا۔ کیونکہ اس وقت کی مسیحی حکومتوں سے تنگ آ کر وہ لوگ ایران چلے گئے تھے اور ان کے ماتحت رہتے تھے وہاں ان کو مذہبی آزادی حاصل تھی۔ وہیں ان کی طالمود تیار ہوئی تھی اور وہیں ان کے بڑے بڑے پادری رہتے تھے اور دربار میں ان کو بڑی عزت اور احترام سے دیکھا جاتا تھا۔ خصوصاً جسٹینین (۵۲۷ء۔ ۵۶۷ء) کے وقت سے تو مسیحیوں کی طرف سے اُن پر بہت ہی مظالم شروع ہو گئے تھے اور سوائے ایران کے اور کوئی جائے پناہ اُن کے لئے نہ رہی تھی۔ اور اُن کا مذہبی مرکز بجائے یروشلم کے بہلونیا ہو گیا تھا۔

(HUTCHINSONS HISTORY OF THE NATIONS PAGE 550)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تو یہ حالت تھی کہ یہود مسیحیوں سے بالکل تنگ آ چکے تھے کیونکہ قیصرِ روم نے یہودیت کو مٹانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا تھا۔ اور اس مقصد کے لئے وہ نہ صرف خود ہر قسم کا ظلم روا رکھتا تھا بلکہ یہودیوں سے جبراً تبدیلیٔ مذہب بھی کراتا اور انہیں جلاوطن بھی کر دیتا پس آپؐ کے زمانہ میں اگر کسی حکومت پر یہودی اپنی مدد کا بھروسہ کر سکتے تھے تو وہ صرف حکومتِ فارس ہی تھی جہاں اُن کے ہم مذہب بہت بارسوخ تھے اور انہیں شاہانِ ایران کے دربار میں خاص عزت کے مقام پر بٹھایا جاتا تھا۔ پس اگر یہ ثابت ہو جائے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسلام کو مٹانے کے لئے کوئی سازش ہوئی تھی ماننا پڑے گا کہ وہ یہود کی سازش تھی۔ کیونکہ مشرکینِ عرب کا ایرانیوں سے کوئی تعلق نہ تھا۔

کسریٰ کا حکم اور انجام

اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ آیا اسلام کے خلاف یہودیوں کی طرف سے کوئی سازش ہوئی یا نہیں؟ سو تاریخ اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ ایران کے بادشاہ خسرو ثانی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کا حکم بھیجا تھا۔ اُس نے اپنے یمن کے گورنر کے نام آرڈر لکھا کہ ہمیں رپورٹ پہنچی ہے کہ عرب میں ایک شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ اُسے پکڑ کر ہمارے پاس بھجوا دو تا کہ اُسے سزا دی جائے۔ گورنر یمن نے اپنے دو سفیر آپ کی طرف بھیجے جنہوں نے آ کر اطلاع دی کہ ہمیں آپ کی گرفتاری کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ آپ ہمارے ساتھ تشریف لے چلیں اور انکار نہ کریں ورنہ ممکن ہے کہ ایران کے بادشاہ کو غصہ آئے اور وہ عرب پر حملہ کر دے۔ آپ نے ان کو دوسرے دن ملنے کے لئے فرمایا۔ جب وہ دوسرے دن آپؐ سے ملے تو آپؐ نے فرمایا کہ میرے خدا نے مجھے بتایا ہے کہ اُس نے آج رات تمہارے خداوند کو قتل کرا دیا ہے۔ انہوں نے نادانی سے سمجھا کہ شاید یہ نہ جانے کیلئے بہانہ بنایا جا رہا ہے۔ اور کہا کہ ہم آپ کی خیر خواہی کے طور پر کہتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ چلیں ورنہ بادشاہ کو غصہ آئے گا اور ممکن ہے کہ وہ سارے عرب کو ہی تباہ کر دے۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے میرے خدا نے بتایا ہے کہ اُس نے آج رات تمہارے خداوند کو مار ڈالا ہے۔ اس لئے جو کچھ میں نے تمہیں کہا ہے وہی اپنے گورنر کو جا کر پیغام دے دو۔ انہوں نے واپس جا کر گورنر یمن کو یہی بات کہہ دی۔ گورنر نے کہا ہم چند دن انتظار کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ یہ بات کہاں تک درست ہے۔ اگر یہ بات درست نکلی تو واقع وہ سچا نبی ہے ورنہ عرب کی خیر نہیں۔ کسریٰ سارے عرب کو تباہ کر دے گا۔ چند دن بعد بندرگاہ پر ایک جہاز پہنچا اور اُس میں سے ایک سفیر اُتر کر گورنر یمن کے پاس آیا۔ اُس نے گورنر کو ایک شاہی مکتوب دیا جو سر بمہر تھا۔ مگر مہر کسی اور بادشاہ کی معلوم ہوتی تھی۔ خط کو دیکھتے ہی اُس کا ماتھا ٹھنکا اور اُس نے کہا عرب کے نبی کی بات سچ معلوم ہوتی ہے۔ پھر اُس نے خط کھولا تو وہ خسرو کے بیٹے شیرویہ کا خط تھا جسے انگریزی میں سائروس SIROES کہتے ہیں۔ اس میں لکھا تھا کہ ہمارا باپ سخت ظالم تھا۔ آخر اس کے ظلموں سے تنگ آ کر ہم نے اُسے قتل کر دیا ہے اور اب میں اس کا جانشین ہوں۔ تم ہمارے نام پر سب لوگوں سے

اطاعت کا عہد لو اور یہ بھی یاد رکھو کہ میرے باپ نے جو حکم عرب کے ایک مدعی نبوت کو گرفتار کرنے کیلئے بھیجا تھا وہ بھی ظالمانہ حکم تھا۔ اُسے بھی ہم منسوخ کرتے ہیں اور جب تک کوئی نیا حکم نہ آئے اس کے متعلق کوئی کاروائی نہ کرو۔ (طبری۔ جلد ۳ صفحہ ۱۵۸۳، ۱۵۸۴)

غرض اُسی رات جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو الہاماً یہ خبر دی گئی تھی کہ کسریٰ کو خدا تعالیٰ نے ہلاک کر دیا ہے خسرو کے بیٹے شیرویہ نے اپنے باپ کو قتل کر دیا اور بیٹے کا اپنے باپ کو مارنا خدا ہی کا مارنا ہے۔ ورنہ یہ رشتہ ایسا ہے کہ کوئی اس کام کے لئے ہاتھ نہیں اُٹھا سکتا۔

اِس واقعہ کے متعلق لوگوں کو حیرت ہے کہ اس کی وجوہات کیا تھیں؟ اور کیوں کسریٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کے احکام جاری کئے۔ مگر یہ واقعہ بتاتا ہے کہ ایران کا بادشاہ جس کا عرب کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا اُسے بعض نے اُکسایا اور اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کا حکم بھجوا دیا۔ یہ بات ظاہر ہے کہ

۱۔ ایرانیوں کے بادشاہ کو عیسائی تحریک نہ کر سکتے تھے کیونکہ روما اور ایران کی آپس میں دشمنیاں تھیں۔

۲۔ ایران کے بادشاہ کو عرب بھی تحریک نہیں کر سکتے تھے کیونکہ عرب بہت ذلیل سمجھے جاتے تھے۔ چنانچہ ایران کے بادشاہ نے حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جبکہ مسلمانوں کی فوجیں ایران پر حملہ آور ہوئیں، کہا تھا کہ تم دو دو اشرفیاں لے لو اور واپس اپنے ملک میں چلے جاؤ۔ تم لوگ گوہیں کھانے والے ہو تمہیں ملکوں سے کیا واسطہ؟ پس ان کے نزدیک جب عرب ایسے ذلیل تھے تو عربوں کو یہ جرأت ہی کہاں ہو سکتی تھی کہ وہ شاہِ ایران کو بھڑکائیں اور شاہِ ایران فوراً رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کا آرڈر دیدے۔

پھر عرب لوگ بالکل پراگندہ تھے اور ان کی کوئی تنظیم نہ تھی۔ پس اگر کوئی یہ کہے کہ عربوں نے فارس کے بادشاہ پر زور ڈالا تو یہ دُور از قیاس امر ہے۔ عرب ایسے بے اثر اور متمدن دنیا سے الگ تھلگ رہنے والے لوگ اتنے بڑے بادشاہ پر جس کے ماتحت آدھی دنیا تھی اور جس سے وہ کچھ بھی تعلق نہ رکھتے تھے کس طرح زور ڈال سکتے تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ ایرانی حکومت میں بڑے بڑے عہدوں پر یہودی لوگ فائز تھے۔ اُن کا رئیس شاہانِ ایران کے دربار میں خاص عزت کے مقام پر بٹھایا جاتا تھا۔ اور یہی وہ لوگ تھے جو اسلام اور بانیٔ اسلام کے شدید ترین دشمن تھے۔ جب یہ ہر طرف سے مایوس ہو گئے تو انہوں نے مختلف ذرائع سے شاہِ ایران کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اکسانا شروع کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں اُس نے وہ چٹھی لکھی جس کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔

شاہِ ایران کی کارروائی کا محرک

بعض لوگ کہتے ہیں کہ شاہِ ایران کی اِس کارروائی کا محرک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ تبلیغی خط تھا جو آپؐ نے اُسے لکھا تھا۔ اِس خط سے ناراض ہو کر اُس نے گورنر یمن کو حکم بھیجا کہ اس شخص نے ہماری گستاخی کی ہے اِس لئے اسے گرفتار کر کے ہمارے سامنے پیش کرو۔ اگر تاریخی شہادت سے یہ بات ثابت ہو جائے کہ خط کی وجہ سے ہی اُسے طیش آیا تھا تو پھر تو یہ بات ٹھیک ہو گی۔ لیکن اگر تاریخی شہادت اِسے درست قرار نہ دے تو ماننا پڑے گا کہ کوئی اور رپورٹیں اُسے پہنچائی گئی تھیں جن کی وجہ سے اُسے طیش آیا تھا۔

بعض مسلمان مؤرخین نے بیشک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تبلیغی خط کو اس واقعہ کا محرک بتایا ہے مگر یہ غلط ہے۔ وہ خط اِس امر کا محرک نہیں ہوا بلکہ کسریٰ کے افسر آپؐ کے خط سے پہلے ہی آپؐ کی گرفتاری کے لئے آپؐ کے پاس پہنچ چکے تھے۔ چنانچہ زرقانی جلد ۲ صفحہ ۲۱۱، ۲۱۲ (جلد ۳ صفحہ ۳۴۲۔ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت۔ طبع ۱۹۹۶ء۔ اُمر الحدیبیہ) پر لکھا ہے کہ یکم محرم ۷ھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہوں کو تبلیغی خط لکھے تھے۔ جو اس تاریخ کے لحاظ سے جو ہسٹوریز ہسٹری آف دی ورلڈ نے آنحضرت ﷺ کی ہجرت کی مقرر کی ہے۔ (جلد ۸ صفحہ ۱۱۸) اس کی تاریخ ۱۲ اپریل ۶۲۸ء بنتی ہے۔ اور خسرو ثانی جس نے آپؐ کی گرفتاری کا حکم بھیجا تھا وہ ۲۵ فروری ۶۲۸ء کو پکڑا گیا اور ۲۹ فروری ۶۲۸ء کو قتل کیا گیا تھا۔ (ہسٹوریز ہسٹری آف دی ورلڈ جلد ۸ صفحہ ۹۵) گویا خط اُس کے مارے جانے کے ایک ماہ بارہ دن بعد بھیجا گیا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خیال بالکل غلط ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط اس بات کا محرک ہوا تھا کہ خسرو ثانی آپؐ کی گرفتاری کا حکم بھیجے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد اس کے قتل کے بعد مدینہ سے مدائن کی طرف جو اُن دنوں ایران کا پایہ تخت تھا، روانہ ہوا تھا۔ اگر آپؐ کے خط کو اس کا محرک سمجھا جائے تو وہ خط کم از کم تین چار ماہ قبل کا ہونا چاہئے یعنی اس صورت میں آپؐ کا خط دسمبر ۶۲۷ء کا ہونا چاہئے۔ حالانکہ آپؐ کا خط یکم محرم ۷ھ کو گیا ہے جس کی تاریخ حساب کے رُو سے ۴ مارچ ۶۲۸ء بنتی ہے۔ پس جو خط آپؐ نے ۴ مارچ ۶۲۸ء کو لکھا وہ اس حکم کا باعث نہیں ہو سکتا بلکہ اس کا باعث وہی جھوٹی اور غلط رپورٹیں تھیں جو اُسے یہود کی طرف سے پہنچتی تھیں۔ اور جن سے مشتعل ہو کر اُس نے یہ ظالمانہ حکم دے دیا۔ اور چونکہ وہ ۲۵ فروری کو پکڑا گیا تھا اور ۲۹ فروری کو قتل کر دیا گیا اس لئے یہ خط بہر حال اس کی طرف نہیں ہو سکتا بلکہ دوسرے کسریٰ کی طرف تھا جو اس کے قتل کے بعد تخت نشین ہوا۔ یعنی اس خط کا مخاطب کسریٰ (خسرو) نہیں تھا بلکہ اس کا بیٹا شیرویہ تھا جس نے اپنے باپ کو قتل کیا تھا۔

جن لوگوں نے رسول کریم ﷺ کے تبلیغی خط کو اس اشتعال کی وجہ قرار دیا ہے آخر اُن کو بھی تسلیم کرنا پڑا ہے کہ یہ باہر کی تحریک تھی جس سے متاثر ہو کر اُس نے یہ قدم اٹھایا۔ یہ تحریک گورنروں کی طرف سے نہیں ہو سکتی کیونکہ عرب کا علاقہ اس کے ساتھ نہ تھا۔ یہ صرف یہودیوں کی کارروائی تھی۔ انہوں نے چاہا کہ جس طرح فارس والوں کے ساتھ مل کر ہم نے بابل کو تباہ کیا تھا اسی طرح دوبارہ ایک بادشاہ کو اکسائیں اور اس کی مدد سے مدینہ والوں کو تباہ کر دیں۔

سرولیم میور کا بیان

یہود کی اس سازش کا سرولیم میور کو بھی اقرار کرنا پڑا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب "لائف آف محمدؐ" ایڈیشن دوم میں لکھتا ہے کہ کسریٰ شاہِ ایران کے افسر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پہنچنے سے پہلے روانہ ہو چکے تھے۔ اور پھر وہ یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ یہودی آپؐ کے خلاف ایرانی بادشاہ کو اکسایا کرتے تھے۔ عربوں کی تو ایرانی بادشاہ کے دربار میں کوئی رسائی نہ تھی۔ عیسائی اس کے دشمن تھے اس لئے وہ بھی اُسے اُکسا نہ سکتے تھے۔ باقی صرف یہودی رہ گئے۔ اُن کے ذہن میں یہ خیال سمایا ہوا تھا کہ جس طرح فارس کے بادشاہ کی مدد سے بابل والے تباہ ہو گئے تھے اِسی طرح مدینہ بھی ہم فتح کر لیں گے۔ اس کا مزید ثبوت یہ ہے کہ یہودیوں کی طرف سے متواتر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے کئے گئے اور آپؐ کی جان لینے کی کوشش کی گئی۔ آپؐ پر جس قدر خفیہ حملے کئے گئے وہ سب یہودیوں ہی کی طرف سے ہوئے ہیں۔ مثلاً ایک یہودی عورت کی طرف سے آپؐ کو زہر دینا ثابت ہے۔ اِسی طرح خفیہ طور پر آپؐ پر ایک بڑی بھاری پتھر کی سِل پھینک کر مارنے کی کوشش بھی یہود ہی کی طرف سے ہوئی تھی۔ یہ لوگ خفیہ سازشوں میں کوئی عار نہ سمجھتے تھے حالانکہ بہادر اور شریف دشمن ایسی باتوں کو عار سمجھتے ہیں اور سامنے آ کر مقابلہ کرتے ہیں۔ مگر یہ لوگ ایسے گرے ہوئے تھے کہ انہوں نے خفیہ طور پر آپؐ کو زہر دینے کی کوشش کی۔ پھر گھر پر بلا کر مارنے کی کوشش کی۔ اور جب یہ لوگ خود اپنے ارادوں کو عملی جامہ نہ پہنا سکے تو انہوں نے ایران کے بادشاہ کو اُکسا کر آپ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔

(تفسیر کبیر۔ جلد ۲ صفحہ ۷۷ تا ۸۰)

بشریٰ بشیر صاحبہ

ہم کبھی نہ بھولیں گے

وہ پیاری ہستی جس کو دنیا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے نام سے جانتی ہے ہمارے دلوں پر راج کرنے والا، ہمارے شب و روز میں گھر کے فرد کی طرح شامل تھا۔ اور آج کے اس نفسا نفسی کے دور میں جہاں دلوں کو چین اور ذہن کو سکون نصیب نہ ہو وہ ایسا شجر سایہ دار تھا جس کے سائے میں ہر کسی نے سکون پایا۔

دکھی دلوں کا مداوا بن کر آنے والا خود دکھوں اور غموں سے چور تھا۔ جماعت کے ہر فرد کے غم سے غمگین اور راتوں کو جاگ جاگ کر ہمارے لئے دعائیں کرنے والا وجود تھا۔ ہماری خوشیوں میں شامل ہونے والا وہ مہربان جب دنیا سے رخصت ہوا تو دنیا ایک شفیق باپ، ایک مہربان بھائی، ایک غمگسار دوست، ایک بہت ہی پیار کرنے والے خلیفہ سے ہی محروم نہ ہوئی بلکہ روح میں اتر کر علاج کرنے والے مسیحا کی مسیحائی سے بھی محروم ہو گئی۔ ام طاہر حضرت مریم بیگم صاحبہ کے تعلق سے یہ ابن مریم تو تھا ہی مگر صفات میں بھی اسم با مسمّی ہی تھا۔ اور جب یہ ابن مریم رخصت ہوا تو ہر دل سے برملا یہی نکلا کہ:

ابن مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

آپ کی وفات سے لے کر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے انتخاب کے درمیانی لمحات جماعت کے ہر فرد پر انتہائی کڑے گزرے۔ دکھ، صدمے اور بے چینی کا شکار تمام احباب جماعت نے جس ضبط کا مظاہرہ کیا وہ خدا تعالیٰ ہی کا خاص فضل ہے۔ اردو کلاس میں اس مہربان ہستی کے سائے میں پلنے والے، قہقہے لگانے والے، اپنے استاد کی خاموشی پر مہر بلب ہیں۔ مجلس عرفان، ملاقات کے شرکا، اپنے کئی سوال ہاتھ میں لئے کھڑے ہیں۔ ہر آنکھ پرنم ہے۔ ہر دل پرسوز۔ محفلوں کی جان اور ہر مجلس پر غالب آنے والا مقرر ایک بھرپور زندگی گزارنے کے بعد اپنی آخری آرام گاہ میں سو گیا ہے!!!

خدا تعالیٰ نے محبت اور پیار کے اس ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر سے محروم کیا مگر جلد ہی خوف کے بعد امن کا وعدہ بھی پورا کر دیا اور سخت اضطراب کے لمحات کے بعد بالآخر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صورت میں بے سہاروں کو سہارا مل گیا۔

وقت کا مرہم اپنا کام کرتا رہا ہے کرتا رہے گا۔ مگر اس پیارے وجود سے پھوٹنے والی محبت کی شعاعوں سے ہماری زندگیاں یوں ہی منور رہیں گی۔

باقی صفحہ 5 پر

وسیم احمد سروعہ صاحب مربی سلسلہ

بوسنیا میں احمدیہ مرکز بیت السلام کا قیام

بوسنیا کے بعض پرانے اخبارات سے پتہ چلتا ہے کہ 1930ء میں یہاں احمدیت کا تعارف پہنچا اور بعض رسائل نے اس زمانے میں کافی مثبت طور پر جماعت کا ذکر کیا۔ اس کے بعد بعض رسائل میں جو 1937ء کے ہیں حضرت مولانا محمد دین صاحب کا ذکر ملا ہے کہ وہ بلغراد میں احمدیت کی اشاعت کر رہے ہیں یہ ذکر مثبت اور منفی دونوں طور پر پایا جاتا ہے۔ یہاں کے حالات کی بنا پر مولانا محمد دین صاحب کو جلد یوگوسلاویہ سے واپس جانا پڑا۔ ایک لمبے عرصہ تک ایسی کوئی صورت نہ بنی کہ جماعت یہاں مربی بھجواتی یا پیغام بھجواتی۔

6/اپریل 1992ء میں دنیا نے بوسنیا کو ایک آزاد ملک کی حیثیت سے قبول کیا تو یہاں جنگ چھڑ گئی۔ اس جنگ میں قریباً دو لاکھ مسلمانوں کو قتل کیا گیا اور کئی لاکھ نے یہاں سے ہجرت کی۔ یہ مہاجرین جب دوسرے یورپی ممالک میں گئے تو احمدیوں نے انہیں ہاتھوں ہاتھ لیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشادات کی بنا پر جہاں تک ہو سکا احمدیوں نے ان مظلوموں کی خدمت کی۔ اس طرح موجودہ دور میں جماعت کا ان سے رابطہ بوسنیا سے باہر ہوا۔ بوسنیا میں جاری جنگ 1995ء کے آخر میں اختتام پذیر ہوئی۔

تب جماعت نے یہاں مشن کھولنے کا فیصلہ کیا۔ خاکسار پہلی بار 28 ستمبر 1996ء کو بوسنیا آیا۔ یہاں تزلہ (Tuzla) کے قریب ایک چھوٹے سے شہر گراچانشہ (Gracanica) میں ایک چھوٹے سے مکان سے آغاز کیا گیا۔ قریباً ایک سال وہاں کام کرنے کے بعد مناسب خیال کیا گیا کہ مشن ہاؤس دارالحکومت سرائیو (Sarajevo) میں ہو۔ چنانچہ اکتوبر 1997ء میں سرائیو سے کام کا آغاز ہوا۔ چھ ماہ کے بعد بوجوہ اس مکان کا چھوڑنا پڑا اور یکم مئی 1998ء میں سرائیو میں ہی ایک مکان کرائے پر لیا گیا جو موجودہ مشن کے مکمل ہونے تک ہمارے پاس رہا۔

اس بات کی جلد ہی ضرورت محسوس ہونے لگی کہ جماعت کا اپنا مشن ہاؤس ہونا چاہئے۔ مرکز سے ہدایت حاصل کرنے کے بعد 1999ء کے شروع سے ہی مشن ہاؤس کے لئے مناسب جگہ کی تلاش کا آغاز کر دیا گیا۔ یہ کافی مشکل اور تھکا دینے والا کام تھا۔ شہر کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک کئی جگہیں دیکھیں، کئی لوگوں سے رابطے ہوئے۔ بعض دفعہ جگہ پسند ہوتی تو بعد میں کوئی روک درمیان میں حائل ہو جاتی۔ اس دوران حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے کافی متواتر خطوط اور دعائیں ملتی رہیں۔ اس دوران دو جگہوں کے بارہ میں بات بھی پکی ہوگئی، مرکز سے منظوری بھی مل گئی لیکن مالک خود ہی فروخت سے انکار کر دیتے۔

امید اور ناامیدی کا سفر جاری رہا۔ سال 2002ء میں ایک بہت ہی مناسب جگہ نظر آئی جو ہماری ضروریات کے لحاظ سے اور Location کے لحاظ سے بہت ہی مناسب تھی۔ یہ ایک چار منزلہ عمارت تھی جو تعمیر کے مراحل سے گزر رہی تھی ابھی صرف چھت مکمل ہوئی تھی۔ ہر منزل پر تین بڑے بڑے ہال تھے اور حسب ضرورت ان کی تعمیر ہو سکتی تھی۔ فوری طور پر امیر جماعت جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کو مطلع کیا گیا جو تشریف لائے اور ان کی موجودگی میں مالک کے ساتھ سودا طے ہو گیا۔ معاہدے پر دستخط 25/مارچ 2002ء کو ہوئے۔ اس طرح 1999ء سے مشن کے لئے تلاش کا سفر اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ۔

یہ مشن ہاؤس ایک معروف شاہراہ پر واقع ہے۔ بس اور ٹرام کا سٹاپ بہت قریب ہے اور آبادی کے ساتھ ہی واقع ہے یہ جگہ ان جگہوں سے بہت ہی بہتر ہے جو پہلے ہم خریدنا چاہتے تھے۔

مکرم ابراہیم بیچ صاحب (Ibrahim Besic) صدر جماعت احمدیہ بوسنیا کی نگرانی میں باقی کام مکمل ہوا جس پر کئی ماہ لگ گئے۔ یکم مارچ 2003ء سے ہم اس نئے سنٹر میں شفٹ ہو چکے ہیں۔ اس میں مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ نماز کے لئے ہال، وضو کرنے کے لئے علیحدہ علیحدہ جگہ، ایک بڑی لائبریری، ایک بڑا ہال، مہمانوں کی رہائش گاہ، مربی سلسلہ کا گھر، خادم بیت الذکر کے لئے رہائش اور چار دفاتر شامل ہیں۔ ہال بیت کے نیچے ہے اور بیت کے اوپر لائبریری ہے۔ جلسہ وغیرہ کے موقع پر ان جگہوں کو بھی نماز کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ سنٹر ہمارے لئے بہت بابرکت فرمائے اور کثرت سے سعید روحوں کو ہدایت کا سامان ملے۔ اور ہم جو پروگرام یہاں کریں اللہ تعالیٰ اس میں برکت کا سامان رکھے۔ آمین

(نوٹ: جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں اس سینٹر کے نام کے لئے درخواست کی گئی تو آپ نے اس کا نام "بیت السلام" تجویز فرمایا۔ عجیب اتفاق ہے کہ ہماری خواہش تھی کہ حضور یہی نام رکھیں لیکن حضور کی خدمت میں خود نام تجویز کرنے کی جرأت نہ ہو سکی لیکن خدائی تصرف کے تحت یہی نام رکھا گیا۔) (الفضل انٹرنیشنل 13/جون 2003ء)

بوسنیا اور اس کا ماحول

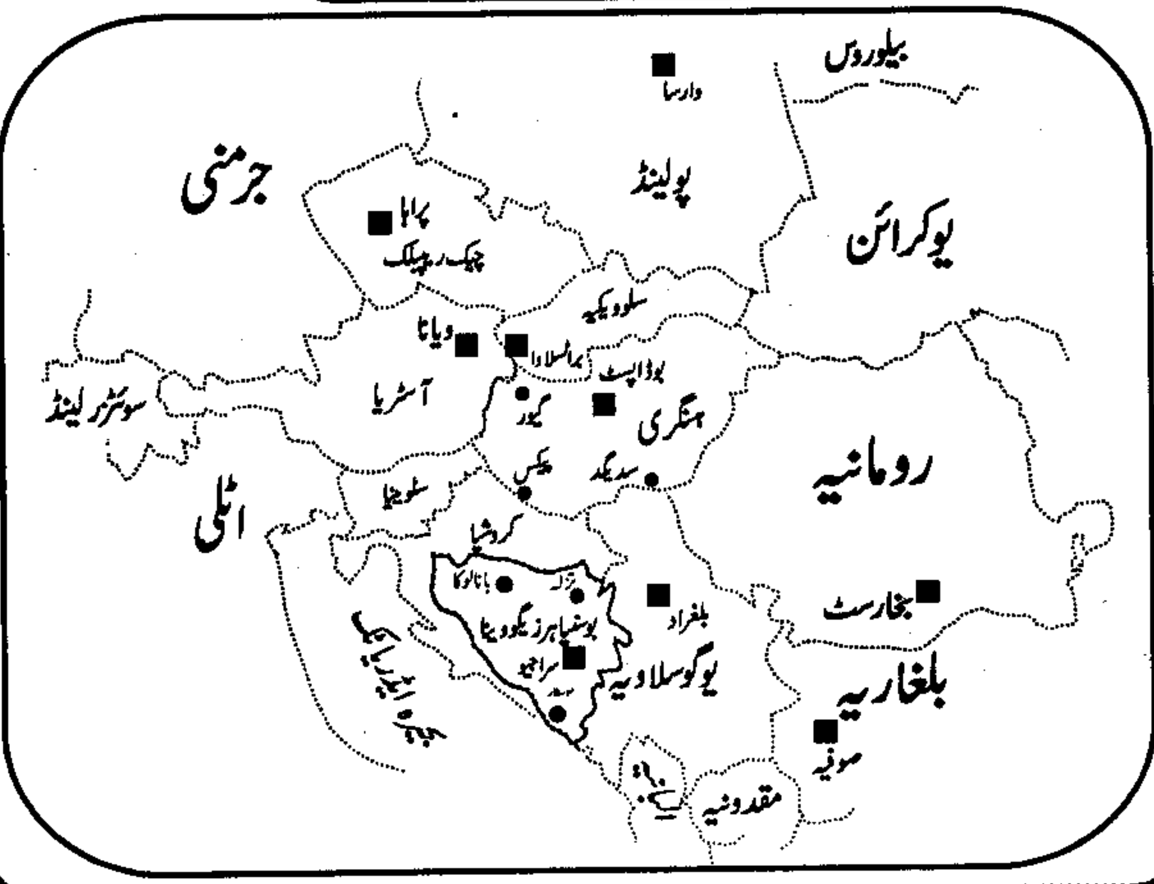

بقیہ صفحہ 4

ہمارے گھروں میں داخل ہونے والا ہمارے دلوں میں، ہماری رگوں میں دوڑنے والے خون میں شامل وہ پیارا کبھی ہمارے ذہنوں سے محو نہ ہو پائے گا۔ کہ آج بھی ایم ٹی اے کی اسکرین پر قہقہے اور مسکراہٹیں بکھیرتا اور کبھی جاہ وجلال سے وعظ کرتا وہ مبارک وجود نظر آئے تو دل اس تلخ حقیقت کو ماننے سے گریزاں ہو جاتا ہے۔ ع

جو خدا کو ہوئے پیارے، میرے پیارے ہیں وہی

اتنا سب لکھنے، کہنے کے بعد بھی تشنگی اسی طرح قائم ہے۔ لفظوں کے پیمانے چھوٹے محسوس ہونے لگے ہیں۔ آنسوؤں کی موسلا دھار بارش اب بھی اسی طرح جاری ہے۔ اے جانے والے! ہم تجھے کیسے بھول سکتے ہیں کہ تو ہماری زندگیوں میں آج بھی اسی طرح شامل ہے۔ آج تجھ سے دوری نے دل اور دماغ کو ہلا کر رکھ دیا اور اس دکھ نے شعور کی آنکھ کھول دی ہے تو اے پیارے! ہم تجھ سے وعدہ کرتے ہیں کہ تیری ہر نصیحت پر عمل کریں گے، جماعت کی ترقی، خلافت کے استحکام اور دنیا میں دین کو پھیلانے کے لئے تیری چلائی ہوئی تمام تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ تیری تمام خواہشات کو عملی جامہ پہنائیں گے۔ خدا تعالیٰ ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سربراہی میں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور جانے والے کی محبت کے ساتھ آنے والے کی محبت بھی دلوں میں جاگزیں ہو۔ آمین یارب العالمین!

میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ (حضرت مسیح موعود)

عبدالمومن صاحب

صحت عامہ کے لئے نئے خطرات

''جان ہے تو جہان ہے''۔ ''تندرستی ہزار نعمت ہے''۔ ایسے محاورے عام بولنے میں آتے ہیں مگر عمل پر اتنی توجہ نہیں دی جاتی۔ زمانۂ حال میں دنیا بھر کے ماہرین صحت اور متعلقہ تنظیمیں نسل انساں کی صحت مند بقاء کے تعلق میں بہت سے تحقیقی مضامین شائع کر رہے ہیں۔ بہت سی باتوں میں خطرات کی گھنٹی بج رہی ہے مگر عوامی سطح پر محسوس نہیں کیا جاتا۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ انسان کی بقاء کے تعلق میں کوئی بات اتنی اہم ہو اور رب العالمین اس مضمون کو اپنی مخلوق کے لئے بھول گئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی بار ایسی باتوں کی طرف تنبیہ کی ہے جس پر مفسرین کی توجہ کم رہی ہے۔ مگر میڈیکل ریسرچ کے ماہرین انسان کی طرز زندگی کے مضمون پر بہت طویل رپورٹیں شائع کرتے ہیں جو زیادہ تر انسان کے رہن سہن اور کھانے پینے کے تعلق میں ہے۔ قرآن مجید کا یہ مضمون یعنی کھاؤ پیو مگر اسراف نہ کرو، عام جانا پہچانا مضمون ہے۔ اس میں لفظ اسراف کو ہی سائنسدانوں نے مرکزی نقطہ بنا کر بیان کیا ہے۔ اس مضمون کے تعلق میں اور بھی آیات ہیں مگر سب سے اہم سورۃ المائدہ آیت 94 ہے۔ ترجمہ یہ ہے ''جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیز انہوں نے نیک کام کئے ہیں۔ جب وہ تقویٰ اختیار کریں اور ایمان لائیں اور نیک عمل کریں پھر تقویٰ (میں اور ترقی) کریں اور ایمان لائیں پھر تقویٰ (میں مزید ترقی) کریں اور احسان کریں تو کچھ (بھی) وہ کھائیں اس پر کوئی گناہ نہیں (ہوگا)۔'' یہاں طعام کے تعلق میں تین بار تقویٰ کا ذکر ملتا ہے۔ اتنے ہی اصرار کے ساتھ ماہرین طب نے اس معاملے میں سوجھ بوجھ اور تحمل کی تلقین بہت شدت سے کی ہے۔

میڈیکل سائنس کی رو سے اس آیت سے کئی مضامین پھوٹتے ہیں جن پر پوری کتاب لکھی جاسکتی ہے۔ یہ کوئی نہیں کہتا کہ ان باتوں کی باریکیوں میں الجھیں مگر اسراف پر اصرار ضرور نقصان پہنچاتا ہے۔ دل اور شریانوں کے ماہر ڈاکٹروں نے اس پر بہت روشنی ڈالی ہے۔ کہتے ہیں چاہے تو کوئی تنومند صحت قائم رکھے یا طرز زندگی (Lifestyle) ایسی بنا دے کہ صحت کو برباد کر دے وہ کہتے ہیں کہ کاہلانہ طرز زندگی جس کو ان کی طنزیہ اصطلاح میں ``Couch potato life style`` کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ جسم کو کوئی حرکت نہیں دیتے بلکہ جیسے ہی کام سے فارغ ہوئے ٹی وی کے سامنے صوفے پر بیٹھ کر کچھ نہ کچھ چبا کر وقت گزارتے ہیں۔ محض چسکے کی خاطر پیٹ بھر کے جو کھانا کھایا جاتا ہے اس کے ذریعہ پیدا ہونے والی توانائی کو جسم کہیں خرچ نہیں کرسکتا کیونکہ کوئی حرکت ہی نہیں ہے۔ اس طرح زائد خوراک چربی بن کر جسم کو فربہ کرتی ہے۔ آخر کار یہ چربی جان لینے والی تین اہم بیماریوں جیسے ذیابیطس، فشار خون اور امراض دل کا سبب بنتی ہے۔ دل کے امراض دنیا بھر میں ایک وبائی مرض کی حیثیت اختیار کر گئے ہیں اور دنیا بھر میں سال بھر میں کثیر اموات اس کی وجہ سے ہو رہی ہیں۔ اقتصادی طور پر ترقی یافتہ ممالک جیسے یورپ، امریکہ وغیرہ میں 80% اموات دل کے امراض کی وجہ سے ہیں جب کہ غریب ممالک میں یہ اعداد 35 سے 40 فیصد تک پہنچ گئے ہیں۔ یہ اعداد و شمار پروفیسر اظہر مسعود فاروقی ڈائریکٹر NICVD نے شائع کئے تھے۔

کھانے پینے کی بے قاعدگی کے تعلق میں ایک پاکستانی ماہر امراض قلب جن کو ترک وطن کرنے والے پاکستانیوں کی بیماریوں سے واسطہ پڑا وہ لکھتے ہیں کہ مغربی ممالک میں آکر اپنی طرز زندگی اور عادتیں فوری طور پر بدلنے کے نتیجہ میں ان میں دل کے امراض میں اضافہ ہوا ہے۔ وہ جب پاکستان رہتے تھے تو دال روٹی کھاتے تھے اور محنت کرتے تھے مگر باہر جا کر آرام کی زندگی اور یورپ کے کھانے پینے کو اپنایا۔ بلکہ میرے سامنے ایک ایسا کیس ہے جس کی شکایت تھی کہ ملک سے باہر جانے کے بعد گھبراہٹ یعنی Nervousness کی تکلیف شروع ہوگئی جب ان کی ہسٹری لی گئی تو معلوم ہوا کہ دن میں کئی بار Coffee کافی پینے کی عادت ڈال لی جبکہ وہ پہلے اس کے عادی نہیں تھے۔ ممکن ہے کہ Coke کا استعمال بھی زیادہ کر دیا ہو۔ اس کا علاج صرف اتنا تھا کہ ان عادتوں کو ترک کر دیں۔ چنانچہ چھوڑنے کے نتیجہ میں وہ ٹھیک ہوگیا۔

آج سے سو سال قبل صحت عامہ کے بارہ میں مضامین اتنے پیچیدہ اور پریشان کن نہ تھے۔ یہ بات درست ہے کہ وبائی امراض جیسے ہیضہ چیچک طاعون اور ملیریا وغیرہ وقتاً فوقتاً دنیا میں کہیں نہ کہیں تباہی مچاتے تھے مگر (Vaccine) ویکسین کی ایجاد کے بعد ان میں کافی حد تک کمی واقع ہوگئی۔ اس سے قبل 1940ء تک لوگ انفیکشن سے بھی متاثر ہوا کرتے تھے لیکن Antibiotic ادویات کی ایجاد کے بعد اس سے بھی نجات ملی۔ مگر موجودہ دور کی طرز زندگی کی بدولت اور عالمی طور پر تبدیل شدہ کئی دیگر عوامل نے انسانی بقاء کو نئے نئے خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔ تاہم حضرت مسیح موعود نے اس وقت بھی سورۃ اعراف آیت 32 کے حوالہ سے ''کھاؤ پیو اور اسراف نہ کرو'' کے مضمون پر اسلامی اصول کی فلاسفی میں روشنی ڈالی ہے۔ (روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 320)

علاوہ اس کے سورۃ النساء آیت 5 میں ہے ''تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کچھ حلال کیا گیا ہے۔ تو کہہ دے کہ تمہارے لئے سب پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں''۔ اس میں حلال ہونے کے باوجود پاکیزہ ہونا شرط قرار دیا گیا ہے۔ یہاں انسان کو اپنے علم اور سوجھ بوجھ سے کام لینا چاہئے۔ جیسا کہ کوئی چیز کسی ایک شخص کے لئے حلال اور طیب ہونے کے باوجود وہی چیز کسی دوسرے شخص کے لئے نقصان دہ ہوسکتی ہے یعنی وہاں وہ طیب نہیں رہی۔ اس کی ایک مثال دینا چاہتا ہوں جو کہ میرے ذاتی تجربہ میں آئی۔

پرانی بات ہے کہ ایک عورت نے بیان کیا کہ حمل کے دوران اسے بہت الٹی آتی ہے۔ وہ منہ کے مزہ کے لئے چورن، املی اور چاٹ وغیرہ کھاتی رہیں۔ اس بچہ کا اعصابی نظام نہ بن سکا اور وہ اسکول جانے کے قابل نہ ہوسکا اور بعد میں مر گیا۔ اس قسم کے چاٹ اور املی بہت تیزابی اثر رکھتے ہیں اور اس وجہ سے جو بچہ پیٹ میں پل رہا ہوتا ہے اس کے لئے یہ چیزیں طیب نہیں ہیں۔ دوسری بار اس نے بتایا کہ ہسپتال میں ایک بوتل Glucose دینے سے الٹی رک جاتی ہے۔ میں نے اسے ایک بوتل دی اور کہا کہ اس کے بعد صبح، دوپہر، شام ایک کیلا کھا لیا کرو۔ الٹی کی شکایت بند ہوگئی اور جو بچی پیدا ہوئی وہ صحت مند اور ذہین ہوئی اور بڑے ہو کر B.Sc پاس کیا۔ بات یہ تھی کہ Glucose جو کھانے سے بھی تیار ہوتی ہے وہ جگر میں ذخیرہ ہو جاتی ہے۔ جب تک وہ ذخیرہ رہتا ہے تو الٹی نہیں ہوتی۔ کتابوں میں بھی لکھا ہے کہ حمل کے دوران زہریلا مادہ بڑھ جاتا ہے اور جب جگر میں glucose کم ہو جاتا ہے تو زہر کا اثر ہی رہ جاتا ہے۔ اس کو سائنس کی اصطلاح میں Toxemia of pregnancy کہتے ہیں۔ میں نے جب obstetrics یعنی زچہ و بچہ کی کتاب کھولی تو اس کا علاج پھل اور خاص کر کیلا لکھا ہوا تھا۔

بعض لوگوں میں یہ فیشن کے طور پر شامل ہوگیا ہے کہ وہ وٹامن اور ٹانک لکھ دیتے ہیں حالانکہ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان چیزوں کے کثرت استعمال سے بعض دیگر نقصانات پیدا ہو جاتے ہیں۔ جہاں ضرورت محسوس کی جائے تو ماہر ڈاکٹر سے مشورہ لینا چاہئے۔ اسی طرح جہاں صرف کھانے کی دوا سے فائدہ پہنچ سکتا ہو وہاں بلاضرورت انجکشن سے کام نہیں لینا چاہئے کیونکہ یہ بھی بعض اوقات مسائل پیدا کرسکتا ہے اس کی بھی ایک مشاہدہ شدہ مثال پیش کر رہا ہوں۔ ایک دفعہ ایک دس بارہ سال کا بچہ میرے پاس آیا جس کی جلد کے نیچے خون جمع ہو رہا تھا جو کہ باریک در باریک Capillary پنکچر ہونے کی وجہ سے ہوا تھا۔ معلوم ہوا کہ بچہ کو ملیریا ہوا تھا اور ڈاکٹر نے Chloroquin کا انجکشن دے دیا حالانکہ یہاں صرف کھانے کی دوا ہی کافی تھی۔ انجکشن کے ذریعہ دوا فوری اور مکمل طور پر خون میں داخل ہو جاتی ہے۔ ایک میڈیکل اصطلاح ہے کہ اگر کسی شخص کے لئے کوئی دوا موزوں نہ ہو بلکہ ردعمل دکھاتی ہو اس وقت انجکشن کی نسبت کھائی گئی دوا کا علاج کہیں آسان ہے۔ اس قسم کے دو اور واقعات میرے سامنے آئے جہاں شیرخوار بچوں میں ملیریا کے تیز بخار کا علاج ڈاکٹر صاحب نے بخار اتارنے کے انجکشن سے کر دیا نتیجتاً دونوں بچے جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ان میں سے ایک کے والدین کراچی میں موجود ہیں۔ ملیریا کی ایک مخصوص علامت ہے کہ سردی لگ کے تیز بخار ہوتا ہے جو کچھ دیر پسینہ میں بھیگنے کے بعد تیزی سے اتر جاتا ہے۔ اس کو میڈیکل کی اصطلاح میں Febrile Crisis یعنی بخار والا خطرہ کہتے ہیں۔ یہاں ایسی قطعی ضرورت نہیں کہ بخار اتارنے کے لئے کوئی انجکشن لگایا جائے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35011 میں ناصرہ بیگم زوجہ افضال احمد قوم دراچی وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شادیوال ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 20-2-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 3 تولے۔ 2۔ حق مہر -/2000 روپے۔ 3۔ بینک بیلنس -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ناصرہ بیگم زوجہ افضال احمد شادیوال ضلع گجرات گواہ شد نمبر 1 محمود احمد خالد وصیت نمبر 30294 گواہ شد نمبر 2 ماسٹر محمد اشرف گوندل شادیوال ضلع گجرات

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر/صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم شاہد محمود بدر صاحب مربی سلسلہ محمد آباد ضلع میر پور خاص و ہومیو ڈاکٹر رضیہ سلطانہ شاہد صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 20 جون 2003ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جاھد محمود بدر نام عطا فرمایا اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم محمد ابراہیم شمس صاحب دستگیر کراچی کا پوتا اور مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سعود آباد کراچی کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ نومولود کی کمر پر ایک مسا ہے اس کا ڈاکٹرز نے آپریشن تجویز کیا ہے اس کی کامیابی کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

نکاح

مکرم نصر اللہ خان بھلی صاحب نائب امیر ضلع سرگودھا کی بیٹی مکرمہ نصیرہ خانم صاحبہ کا نکاح مورخہ 13 جون 2003ء بعد از نماز جمعہ حضرت مرزا عبدالحق صاحب امیر ضلع سرگودھا نے ہمراہ مکرم انجینئر عمر عبداللہ باجوہ صاحب ابن مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب باجوہ امیر ضلع نارووال بعوض مبلغ چار لاکھ روپے حق مہر پڑھا۔ مکرمہ نصیرہ خانم صاحبہ چوہدری پیر احمد صاحب بھلی آف چک 98 شمالی ضلع سرگودھا کی پوتی اور چوہدری رشید احمد صاحب باجوہ چک 88 ج۔ ب ضلع فیصل آباد کی نواسی ہے۔ جبکہ مکرم عمر عبداللہ باجوہ صاحب چوہدری رشید احمد صاحب باجوہ ابن حضرت چوہدری عبداللہ خاں صاحب باجوہ آف داتا زید کا کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین اور جماعت احمدیہ کیلئے بابرکت فرمائے۔ اور مثمر بثمرات حسنہ فرمائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم صدیق احمد صاحب کارکن خلافت لائبریری ربوہ کے والد مکرم چوہدری فضل احمد صاحب مورخہ 8 جولائی 2003ء کو بعمر 75 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ 9 جولائی بروز بدھ نماز ظہر کے بعد بیت المہدی میں مکرم جمال الدین شمس صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے کے بعد مکرم رشید احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ نے پسماندگان میں 4 بیٹے اور 5 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مرحوم کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

انسٹیٹیوٹ آف بزنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور نے BBIT (آنرز) اور MBIT میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 9 اگست تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کے لئے جنگ 13 جولائی۔

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم شیخ محمد احسن محمود صاحب قائد ضلع لودھراں لکھتے ہیں مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب سابق قائد مجلس WB/366 ضلع لودھراں ابن مکرم چوہدری محمود احمد صاحب آف WB/366 ضلع لودھراں مورخہ 2003ء کو ٹریفک کے حادثے میں وفات پا گئے۔ گرمی کی چھٹیوں میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں اپنے دوستوں کے ہمراہ مری سیر کی غرض سے گئے تھے۔ مگر وہاں جیپ کے گہری کھائی میں گرنے سے 26 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ MSc ایگریکلچر سیکنڈ سمسٹر زرعی یونیورسٹی کے طالب علم تھے۔ ان کی میت WB/366 لائی گئی مکرم مختار احمد شمس معلم WB/390 نے نماز جنازہ پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری منیر احمد صاحب امیر ضلع لودھراں نے دعا کرائی۔ مرحوم مکرم چوہدری حق نواز صاحب کا پوتا اور مکرم چوہدری منیر احمد صاحب امیر ضلع لودھراں کا بھتیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور دکھ کی اس گھڑی میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

اعلان دار القضاء

(محترمہ شافیہ شیریں صاحبہ بابت ترکہ محترمہ الٰہی نور صاحبہ)

محترمہ شافیہ شیریں صاحبہ بنت مکرم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری ساکنہ نمبر 20/6 دار الرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ الٰہی نور صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا چکی ہیں۔ ان کی امانت ذاتی تحریک جدید نمبر 18-14 میں اس وقت مبلغ =/50,100 روپے موجود ہیں۔ یہ رقم مجھے ادا کر دی جائے۔ کیونکہ میں ہی ان کی حقیقی واحد وارث ہوں۔ بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

ولادت

مکرم محمد شفیع سلیم پوری صاحب صدر جماعت سلیم پور ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے لڑکے مکرم مبارک احمد ضیاء صاحب انجینئر PIA مقیم ماڈل کالونی کراچی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 3 جولائی 2003ء کو ایک لڑکی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولود کا نام انس احمد تجویز ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا کرے۔ خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم طاہر چوہدری صاحب طاہر ایکسپریس انٹرنیشنل بلیو ایریا اسلام آباد لکھتے ہیں کہ میرے والد مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ کوٹ کوڑا تحصیل و ضلع سیالکوٹ ابن مکرم چوہدری غلام محمد آف کوٹ کوڑا مورخہ 24 جون 2003ء کو طویل علالت کے بعد اسلام آباد میں وفات پا گئے تھے جو علاج کے لئے کچھ عرصہ سے میرے پاس مقیم تھے۔ آپ کی عمر 70 سال تھی آپ کا جنازہ مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع اسلام آباد نے پڑھایا۔ بعد ازاں کوٹ کوڑا میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں سے ایک بیٹے کے علاوہ باقی تمام شادی شدہ ہیں۔ مرحوم کی مغفرت، بلندی درجات اور لواحقین کے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرمہ امۃ المتین صاحبہ بنت مکرم محمد حنیف صاحب چک نمبر 38 جنوبی سرگودھا گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے بیمار ہیں اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مسعود احمد خورشید سنوری صاحب امریکہ گرجانے سے بائیں کندھے میں فریکچر ہو گیا ہے اسی طرح ان کی اہلیہ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ ٹانگ میں فریکچر اور ہارٹ اٹیک کی وجہ سے علیل ہیں۔ دونوں کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

دس ہزار امریکی نیشنل گارڈز عراق میں امریکی فوج پر بڑھتے ہوئے حملوں، مستقبل کے ممکنہ خطرات سے نمٹنے کیلئے اور امریکی فوج کو کمک پہنچانے کیلئے دس ہزار امریکی نیشنل گارڈز عراق بھیجے جائیں گے۔ عراق میں ہلاک ہونے والے امریکی فوجیوں کی تعداد 1991ء کی خلیجی جنگ کے برابر ہو گئی ہے۔ اتحادی ممالک نے مزید فوجی عراق بھیجنے سے انکار کر دیا ہے۔

صدام کی نئی آڈیو ٹیپ صدام حسین کی ایک نئی آڈیو ٹیپ سامنے آئی ہے جس میں انہوں نے امریکہ کی قائم کردہ عبوری حکمران کونسل کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ اور کہا ہے کہ عراق کے فیصلے لندن واشنگٹن یا تل ابیب میں نہیں ہو سکتے۔ عراق میں امریکی فوج کے نئے سربراہ جنرل جان ابی زید نے اعتراف کیا ہے کہ صدر صدام حسین کے حامی ان کے خلاف انتہائی منظم جنگ لڑ رہے ہیں۔

جہاد کے ذکر پر پابندی امریکہ کے سرکاری اخبار واشنگٹن ٹائمز نے ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا ہے کہ سعودی شاہی خاندان نے بالآخر یہ حقیقت تسلیم کر لی ہے کہ اسلامی دہشت گردی کو فروغ دینے میں ان کی اپنی "وہابی پالیسی" کا دخل ہے۔ اور اس حقیقت کے ادراک کے ساتھ ہی سعودی حکومت نے ریڈیو ٹی وی پر جہاد کے ذکر پر پابندی عائد کر دی ہے۔ سعودی انٹیلی جنس کی رپورٹ کے مطابق ایک ہزار سے زائد امام مسجدوں کا تعلق القاعدہ سے ہے یا اس کے ہمدرد ہیں جنہیں برطرف کر دیا گیا ہے۔ یہ شاہی فرمان شاہ فہد کی علالت کے باعث ولی عہد شہزادہ عبداللہ کی طرف سے جاری کیا گیا۔

القاعدہ کا ترجمان گرفتار ایران نے امریکہ کو سب سے زیادہ مطلوب افراد کی فہرست میں شامل کویتی شہری القاعدہ کے ترجمان سلیمان ابوغیث کو گرفتار کر لیا ہے۔

دو برطانوی صحافی معطل عراق جنگ کی غلط رپورٹنگ کرنے پر دو برطانوی صحافی معطل کر دیئے گئے ہیں۔ سکائی نیوز کے صحافیوں نے برطانوی فوج کو کروز میزائل فائر کرتے دکھایا تھا۔

گوریلا جنگ امریکی سنٹرل کمان کے سربراہ جنرل ابی زید نے کہا ہے کہ عراق میں گوریلا جنگ جاری ہے۔ عراقی فوج اور پولیس کا عراق جنگ کے بعد مکمل طور پر منتشر ہو جانا انتہائی غیر متوقع اور پریشان کن ہے۔

فائرنگ کا تبادلہ شمالی اور جنوبی کوریا کی فوج کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ جنوبی کوریا نے الزام لگایا ہے کہ پہل شمالی کوریا نے کی۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ شمالی کوریا اور امریکہ ایٹمی پروگرام کے مسئلے کو پرامن مذاکرات سے حل کریں۔

A/C کوچز ربوہ سے لاہور

براستہ بند روڈ بادامی باغ

پہلا ٹائم ربوہ لاری اڈا سے صبح 6:00 بجے

دوسرا ٹائم ربوہ لاری اڈا سے سہ پہر 4:00 بجے

رابطہ ربوہ: ربوہ گڈز بس سٹاپ 211222-214222

رابطہ لاہور: 0300 9489278

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	19۔جولائی	زوال آفتاب	12-15
ہفتہ	19۔جولائی	غروب آفتاب	7-16
اتوار	20۔جولائی	طلوع فجر	3-38
اتوار	20۔جولائی	طلوع آفتاب	5-14

ملک بھر میں شدید بارشوں کا سلسلہ ان دنوں ملک بھر میں شدید بارشوں کا سلسلہ جاری ہے۔ سندھ میں ہونے والی بارشوں نے جانی اور مالی نقصان ہوا ہے۔ بجلی ٹیلی فون اور ریلوے کا نظام شدید طور پر متاثر ہوا ہے۔ گاڑیاں گھنٹوں تاخیر سے پہنچ رہی ہیں۔ کئی علاقوں کی بجلی معطل ہے اور ہزاروں ٹیلی فون متاثر ہوئے ہیں۔ جمعرات کو لاہور اور پنجاب کے بیشتر اضلاع میں شدید طوفانی بارش ہوئی جس سے نشیبی علاقے زیرآب آ گئے ہیں اور سیوریج سسٹم جواب دے گئے۔ لاہور کے کئی علاقوں میں کاروں اور ویگنوں کی جگہ تانگے کامیاب سواری کے طور پر استعمال ہوئے۔ بارش میں وزیر اعلیٰ نے لاہور کے بعض مقامات کا دورہ کیا اور مستقل بنیادوں پر سیوریج سسٹم بنانے کی ہدایات دیں۔

دریاؤں میں طغیانی حالیہ شدید بارشوں سے پاکستان کے دریاؤں میں اونچے درجے کا سیلاب ہے۔ فلڈ کنٹرول کمیٹی پنجاب کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔ دریائے سندھ میں چشمہ کے مقام پر اونچے درجے کا سیلاب ہے اور کئی نشیبی علاقے زیرآب آنے کا خطرہ ہے۔ دریائے جہلم میں طغیانی کی وجہ سے خوشاب کے کئی دیہات زیرآ گئے ہیں۔ دریائے چناب میں سرگودھا کے قریب طغیانی آ گئی ہے۔

سربراہ اجلاس سے بریک تھرو ملے گا وزیر اعظم جمالی نے کہا ہے کہ پارلیمانی لیڈروں کے سربراہ اجلاس کے بعد قوم کو ایک بریک تھرو ملے گا۔ شجاعت حسین 26 جولائی تک آ جائیں گے۔ ان کے آنے پر اپوزیشن راہنماؤں سے ملاقات ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ میں اپوزیشن کے رویہ سے مطمئن ہوں۔ انہوں نے دہشت گردی کو خوشحالی اور اقتصادی ترقی کیلئے سب سے بڑا دشمن قرار دیا۔

مشرف کی الجزائر کے صدر سے طویل ملاقات جنرل پرویز مشرف نے الجزائر کے صدر عبدالعزیز کے ساتھ طویل ملاقات کی اور تمام معاملات پر تفصیلی گفتگو کے دوران مکمل ہم آہنگی پائی گئی۔ ون ٹو ون ملاقات کے دوران داخلی و عالمی امور کے علاوہ تجارت اور ثقافتی روابط بڑھانے کے بارہ میں گفتگو ہوئی۔

گوانتا ناموسے تیرہ پاکستانی رہا گوانتا ناموبے سے مزید 13 پاکستانی قیدیوں کو رہا کر دیا گیا ہے۔ کیوبا کے قریب بنائی گئی اس امریکی جیل میں افغانستان سے طالبان کو قید کیا گیا ہے جن میں پاکستانی بھی شامل ہیں۔ حکومت کی کوششوں سے امریکہ نے اب مزید 13 قیدی رہا کر دیئے ہیں جبکہ 41 پاکستانی قیدیوں کیلئے بات چیت چل رہی ہے۔

مشرف نئے وزیراعظم کی تلاش میں ہیں

بین الاقوامی جریدے نیوز ویک نے کہا ہے کہ حالیہ فرقہ وارانہ وارداتوں نے مشرف اور فوجی انتظامیہ کو نروس کر دیا ہے۔ اور یہ کھلا راز ہے کہ مشرف نئے وزیر اعظم کی تلاش میں ہیں۔ موجودہ خراب صورتحال میں بہترین حل نیا وزیراعظم ہے اس کے لئے شوکت عزیز سب سے اوپر ہیں جمالی کی عاجزی اور اختلاف نہ کرنے کی خوبی اب بڑی خامی بن گئی ہے۔ اور بعض وزراء کا کہنا ہے کہ جمالی روزمرہ امور چلانے کے اہل بھی نہیں ہیں۔

مجھے سابق صدر نہ کہا جائے تارڑ پاکستان کے سابق صدر رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ مجھے سابق صدر نہ کہا جائے میں اب بھی آئینی طور پر صدر ہوں۔

گائیڈ لائن اکیڈمی کی دو اہم کتب

- خلافت رابعہ کی فتوحات و ترقیات
- ایم ایم احمد۔ شخصیت اور خدمات

مرتبہ: عبدالسمیع خان صاحب

ربوہ میں الفضل برادرز پر دستیاب ہیں

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

ELLERY THAT STANDS OUT.
h. Innovative. Unique.

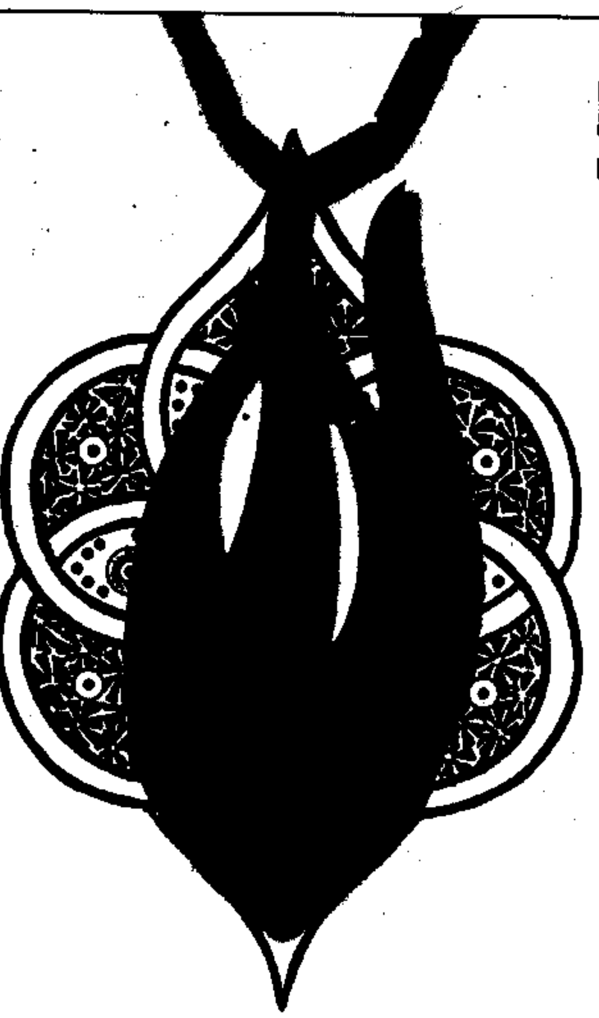

Ar-Raheem Jewellers – the shortest distance between you and the finest hand-crafted jewellery in Pakistan.

For you, we have a broad selection of breath-taking designs in pure gold, studded and diamond jewellery. So, whether it's casual jewellery or wedding jewellery you are looking for, we have an exclusive design just for you.

In our latest collection, we have introduced an amazing 22 carat gold pendant. Inspired by Islamic calligraphy, this stunning design has been selected from the World Gold Council's 1999 Zargalli* gold jewellery design contest.

*Zargalli gold jewellery design contest is a promotional property of World Gold Council in Pakistan.

Ar-Raheem

Ar-Raheem Jewellers
Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.
Tel: 6649443, 6647280.

New Ar-Raheem Jewellers
1st Floor, Bhayani Chambers, Khurshid Market, Hyderi,
Karachi-74700.Tel: 6640231, 6643442. Fax: 6643299

Ar-Raheem Seven Star Jewellers
Mehran Shopping Centre, Kehkashan, Block 8, Clifton.
Karachi. Tel: 5874164, 5874167. Fax: 5874174